Regd. No. L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یوتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

تار کا پتہ: الفضل لاہور

روزنامہ

الفضل

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ،،
سہ ماہی ،، ،،
ماہوار ۲½ ،،

یوم یک شنبہ

۳ رجب سنہ ۱۳۷۱ھ

فی پرچہ ۲ ،،

جلد ۴۰/۶ | ۳۰ امان ۱۳۳۱ ھش | ۳۰ مارچ سنہ ۱۹۵۲ء | نمبر ۷۸

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۹ مارچ ۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کو آج دن بھر کمزوری زیادہ رہی ۔ نبض شام کو تیز بھی ہو گئی احباب صحت کاملہ کیلئے دعا جاری رکھیں

ہر حال میں پاکستانی

کراچی ۲۹ مارچ ۔ وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین نے اقلیتی فرقے کے لوگوں سے کہا ہے کہ وہ اپنے آپ کو ہر حال میں پاکستانی سمجھیں مشرقی پارلیمنٹ میں آپ نے بعض اقلیتی نمائندوں کی تقاریر کو قابل اعتراض قرار دیا ۔ آپ نے کہا اس قسم کی تقریریں دراصل اس بات کا پیش خیمہ ہیں کہ مشرقی بنگال سے ہندوؤں کی روانگی پھر شروع ہونیوالی ہے آپ نے خبردار کیا کہ اگر اس قسم کی کوششیں جاری رہیں تو حکومت کو مداخلت کرنا پڑیگی

معاشرتی اقتصادی اور ثقافتی ترقی میں پورا پورا حصہ لیجئے !

خواتین سے گورنر جنرل عزت مآب غلام محمد کی اپیل

لاہور ۲۹ مارچ آج یہاں پنجاب یونیورسٹی ہال میں گورنر جنرل پاکستان عزت مآب غلام محمد نے انجمن خواتین پاکستان کی دوسری سالانہ کانفرنس کا افتتاح کیا ریڈیو پاکستان کے نمائندے کا بیان ہے کہ اس تقریب کو یونیورسٹی ہال کی عظیم ترین رنگین تقریب قرار دیا جا سکتا ہے ۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو انڈونیشیا کے نمائندے نے کی ۔ اس کے بعد گورنر جنرل عزت مآب غلام محمد نے افتتاحی خطبہ پڑھا ۔ آپ نے ابتداءً انگریزی میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا ۔ انجمن خواتین پاکستان کی یہ کانفرنس بہت اہم ہے ۔ کیونکہ اس میں اسلامی ممالک کی نمائندہ خواتین پہلی مرتبہ اپنے مشترکہ مسائل پر غور کرنے کے لئے جمع ہوئی ہیں اس امر پر زور دیتے ہوئے کہ کسی ملک کی ترقی میں خواتین اہم حصہ لیتی ہیں ۔ آپ نے کہا اسلامی تاریخ شاہد ہے کہ اسلام کے زمانہ عروج میں مسلمان خواتین نے قومی و ملی ترقی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اسلامی خصوصیات کو برقرار رکھتے ہوئے بڑے بڑے کارہائے نمایاں سرانجام دئیے ۔ آپ نے خواتین سے اپیل کی کہ وہ پاکستان کی معاشرتی اقتصادی اور ثقافتی ترقی میں پورا پورا حصہ لیں اسلام نے جہاں عورتوں کو بہت سے حقوق دے کر ان کا رتبہ بلند کیا ہے وہاں ان پر کچھ ذمہ داریاں بھی عاید کی ہیں ۔ ان ذمہ داریوں کی ادائیگی میں ہی ان کی کامیابی کا راز مضمر ہے ۔ خواتین اگر اپنے رتبہ کو پہچانیں اور اپنی ذمہ داریوں کو کما حقہ ادا کریں تو وہ روحانی اور مادی زندگی کو متوازن بنانے میں بہت اہم حصہ لے سکتی ہیں اور اس طرح دنیا میں امن و خوشحالی بحال کرنے میں بہت مدد دے سکتی ہیں آپ نے انجمن خواتین پاکستان کی مساعی کو سراہتے ہوئے ان سے اپیل کی کہ وہ اپنی کوششوں اور وسعت دیں ۔ آپ نے کہا وہ نرسنگ کی خدمات سرانجام دیں ۔ ملک سے ناخواندگی دور کرنے اور بیماریوں کی روک تھام کے کام میں بہت مدد دے سکتی ہیں ۔ آخر میں آپ نے یقین دلایا کہ خواتین کے جو ادارے بھی ملک کی اقتصادی معاشرتی اور ثقافتی ترقی میں حصہ لیں گے ۔ حکومت ان کے ساتھ پورا تعاون کرے گی ۔ اور انہیں ہر ممکن سہولتیں بہم پہنچائے گی

بیگم لیاقت علی خاں نے اپنے صدارتی خطبہ میں اس امر پر زور دیا کہ خواتین کو قومی کام بین الاقوامی نظریہ کے ماتحت کرنے چاہئیں ۔ آپ نے انجمن خواتین پاکستان کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ یہ تحریک صرف خدمت گذاری کے جذبہ کے ماتحت جاری کی گئی ہے سیاسی اغراض کے ماتحت ووٹ حاصل کرنا یا شہرت اور عہدے وغیرہ کے حصول کیلئے جد و جہد کرنے سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے آپ نے خواتین کو نصیحت کی کہ وہ شہروں تک ہی اپنی سرگرمیاں محدود نہ رکھیں بلکہ اپنی کوششوں کو دیہات تک بھی وسیع کریں

حکومت پاکستان نے اپنے نمائندے کو سلامتی کونسل میں تیونس کا مسئلہ پیش کرنیکی ہدائیت کردی

کراچی ۲۹ مارچ ۔ حکومت پاکستان نے اقوام متحدہ میں اپنے مستقل نمائندے پروفیسر احمد شاہ بخاری کو ہدایت کی ہے کہ وہ سلامتی کونسل میں تیونس کا معاملہ پیش کریں ۔ اس امر کا انکشاف کہ حکومت پاکستان اپنے مستقل نمائندے کو تیونس کا مسئلہ پیش کرنے کے سلسلے میں ہدایات بھیجی ہیں آج وزارت خارجہ کی طرف سے جاری کردہ ایک اعلان میں کیا گیا ہے ۔ نیویارک سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے کہ عرب اور ایشیائی ممالک کے گروپ نے سلامتی کونسل میں تیونس کا معاملہ پیش کرنے کے لئے فی الحال ۲ اپریل کی تاریخ مقرر کی ہے گروپ کے نمائندوں کا اجلاس پیر کو پھر ہو رہا ہے جس میں تیونس کا مسئلہ پیش کرنے کے لئے تاریخ کا قطعی فیصلہ کیا جائیگا گروپ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ تیونس میں حکومت کی تبدیلی کی وجہ سے جو نئی صورت حال پیدا ہوئی ہے آئندہ اجلاس میں اس کا بغور مطالعہ کرنا پڑے گا ۔ تیونس کے دو سابق وزیروں صلاح الدین بن یوسف اور محمد بدر نے جو ان دنوں قاہرہ میں ہیں پاکستان کا شکریہ ادا کیا ہے کہ پاکستان نے تیونس اور فرانس کے باہمی جھگڑے میں شروع ہی سے اہل تیونس کی مکمل حمایت کی ہے ۔ تیونس کی خواتین نے انجمن خواتین پاکستان سے جس کی سالانہ کانفرنس ان دنوں لاہور میں ہو رہی ہے اپیل کی ہے کہ آپ ہماری جد و جہد آزادی میں سرگرم حمایت کریں ۔ یہ اپیل قاہرہ میں تیونس بیورو کے شعبہ خواتین کی طرف سے کی گئی ہے اپیل میں اسلامی ممالک کی متعدد نمائندہ خواتین سے جو کانفرنس میں شرکت کر رہی ہیں کہا گیا ہے کہ آپ اپنے اپنے ملک کی حکومتوں پر زور دیں کہ وہ تیونس میں فرانسیسی مظالم کو ختم کرانے میں فرانس پر دباؤ ڈالیں

مصری حکومت نے وفد پارٹی کے دو سابق وزیروں کو رہا کرنے سے انکار کر دیا

قاہرہ ۲۹ مارچ ۔ وفد پارٹی نے حکومت مصر سے مطالبہ کیا تھا کہ مارشل لاء اٹھا دیا جائے اور وفد پارٹی کے جن دو سابق وزیروں صلاح الدین پاشا اور عبد الفتاح حسن پاشا کو ان کے مکانوں میں نظر بند کیا گیا تھا وہ بھی رہا کر دیا جائے حکومت مصر نے کہا ہے کہ جن حالات کی بناء پر ان کو گرفتار کیا گیا تھا وہ بدستور موجود ہیں اس لئے ان کی رہائی اور مارشل لاء اٹھانے کا ابھی سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

برطانوی فوجوں کو تیار رہنے کا حکم

قاہرہ ۲۹ مارچ ۔ نہر سویز کے علاقہ میں برطانوی فوجوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ہر دم تیار رہیں تا کہ اگر اچانک دہشت پسندی کا مظاہرہ ہو تو اس کا بآسانی مقابلہ کیا جا سکے ۔ برطانوی فوجوں کے کمانڈر جنرل ارسکن نے فوجوں کو خبردار کرتے ہوئے کہا ہے کہ مصر کی سیاسی صورت حال میں استحکام نہیں ہے ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی تشویشناک علالت

اور احباب جماعت کا فرض

(از سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز)

لاہور ۲۹ مارچ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق ربوہ سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا حسب ذیل برقی پیغام موصول ہوا ہے ۔

”حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی حالت تشویشناک ہے ۔ مرکز اور الفضل نے آپ کی صحت کے متعلق جماعت کو صحیح اور مسلسل طور پر باخبر نہیں رکھا ۔ تمام جماعتوں کو تواتر کے ساتھ دعائیں کرنی چاہئیں اور اردگرد کے احمدیوں کو مطلع کر کے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھنے کی طرف توجہ دلانی چاہیئے ۔ (خلیفۃ المسیح)“ ۱۲ بجکر [illegible] منٹ

ربوہ ۲۹ مارچ ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ ۔ آج ڈاکٹر ملوچ صاحب ڈاکٹر محمد یعقوب خانصاحب اور ڈاکٹر عبد الحق صاحب حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کے طبی معائنہ کے لئے لاہور سے تشریف لائے ۔ مرض کی بعض علامات میں بہتری کے خفیف آثار ہیں لیکن کمزوری بدستور ہے اور عام حالت میں کوئی فرق نہیں پڑا ہے ۔ تار کے انگریزی متن کا ضروری حصہ درج ذیل ہے :۔

"Slight improvement in certain symptoms but weakness continues and little change in general condition" 13/20

برطانوی سفیر اور مصری وزیر خارجہ کے درمیان طویل ملاقات

قاہرہ ۲۹ مارچ ۔ برطانوی سفیر مقیم قاہرہ سر رالف سٹیونسن نے مصر کے وزیر خارجہ اور شاہ فاروق کے امور خارجہ کے مشیر عبد الفتاح عمرو پاشا سے دو گھنٹے تک ملاقات کی اس ملاقات میں نہر سویز کے علاقے سے برطانوی فوجوں کی واپسی اور تاج مصر کے تحت وادی نیل کے اتحاد کے مطالبہ پر برطانیہ کی دفاعی تجاویز کی روشنی میں بات چیت ہوئی ۔

مسعود احمد پرنٹر پبلشر کے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳۵ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر : روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی

حیدر آباد (سندھ) میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری

اتحاد المسلمین کے موضوع پر بصیرت افروز تقریر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ناصر آباد سے ۲۴ مارچ کو روانہ ہو کر ۱۰ بجے شب حیدر آباد میں بذریعہ ریل تشریف لائے۔ جہاں حیدر آباد و کراچی لائن دونوں کے احباب نے حضور کا استقبال کیا اور پھولوں کے ہار ڈالے۔ حضور نے تمام خدام کو شرف مصافحہ بخشا اور بذریعہ کار انسپکشن بنگلہ میں تشریف لے گئے جو حضور کے لئے حاصل کیا گیا تھا۔

۲۵ مارچ کی صبح کو مکرم چوہدری محمد سعید صاحب رئیس نے حضور کو مع قافلہ اپنے مکان پر دعوت چائے دی جس میں چند غیر احمدی ملازمین بھی مدعو تھے۔

۱۱½ بجے حضور نے بہت سے غیر احمدیوں اور چند احمدیوں کو شرف ملاقات بخشا۔ اس کے بعد پریس کانفرنس ایک بجے دوپہر تک رہی جس میں حیدر آباد اور کراچی کے نمائندگان پریس مختلف سوالات کے جوابات حاصل کرتے رہے۔

۱½ بجے کے قریب مکرم ڈاکٹر غلام مجتبیٰ صاحب نے حضور کو اپنے مکان پر دعوت طعام دی جس میں غیر احمدی معززین اور حکام بھی مدعو تھے جو تقریباً تین بجے تک سے تبادلہ کرتے رہے۔ باقی تمام احباب قافلہ اور مہمانوں کو ڈاکٹر صاحب موصوف اور جماعت حیدر آباد کی طرف سے بنگلہ پر ہی کھانا پیش کیا گیا۔

حضور کی تقریر

حضور نے جماعت حیدر آباد کی درخواست پر "اتحاد المسلمین" کے موضوع پر تقریر منظور فرمائی تھی۔ اس لئے جماعت کی طرف سے تھیاسوفیکل ہال حیدر آباد جیسی موزوں جگہ لیکچر کے لئے حاصل کی گئی تھی۔ تقریباً ایک ہزار دعوتی کارڈ طبع کرا کر معززین غیر احمدی حضرات کو دئیے گئے اور کراچی کے احباب خصوصاً امیر صاحب جماعت کراچی اور سید غلام مرتضیٰ شاہ صاحب اور اراکین خدام الاحمدیہ نے ہماری درخواست پر خصوصیت سے ہماری امداد فرمائی۔ فجزاھم اللہ۔ ۴½ بجے شام حضور ہال میں خدام کی معیت میں تشریف لائے۔ مکرم جناب ایم اے حفیظ صاحب بار ایٹ لاء ایڈووکیٹ نے صدارت کے فرائض سرانجام دئیے۔

تلاوت قرآن کریم خاکسار (سید احمد علی) نے کی اور نظم میر مبارک احمد صاحب نے کلام محمود سے پڑھی۔ تشہد اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے "اتحاد المسلمین" کے موضوع پر تقریر شروع فرمائی۔ حضور نے فرمایا کہ بہت سی باتیں ایسی ہیں جن میں اختلاف ہے اور رہے گا اور ان کا رفع کرنا انسان کے اختیار میں نہیں مثلاً رنگ۔ قد لمبائی وغیرہ۔ اور بعض چیزیں ایسی ہیں کہ ان میں اتحاد اختیار کرنا موجب فساد ہے مثلاً چور کی چوری۔ جھوٹ کے جھوٹ کو قائم رکھتے ہوئے اتحاد کرنے کی کوشش موجب مفسد فساد ہے۔ بعض چیزیں انفرادی حیثیت رکھتی ہیں اور بعض اجتماعی۔ اسلام اجتماعیت کو تعلیم دیتا ہے۔ اپنی بیوی کو بدکاری کرتے دیکھنے پر از خود سزا دینے کی بجائے قاضی پر فیصلہ رکھا ہے تاکہ وہ دیکھ سکے کہ آیا اس نے سمجھنے یا دیکھنے میں غلطی تو نہیں کی۔ یا کوئی بدلہ لینے کی غرض سے تو یہ اقدام نہیں کیا گیا۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے حضور نے آیات قرآنیہ اور احادیث سے بالوضاحت بتایا۔ کہ کس طرح اسلام یہود و نصاریٰ کو مرکزی امور میں اتحاد کی دعوت دیتا ہے۔ اندریں حالات مسلمان باوجود اختلافات کس طرح اور کن کن امور میں اتحاد و اتفاق کر سکتے ہیں۔ اور اسلامی ممالک بھی باہمی اختلاف کے ہوتے ہوئے کس طرح مسلمانوں کو غلامی سے نکالنے کے معاملات میں اتحاد کر سکتے ہیں۔ ابھی یہ تقریر مکمل نہ ہونے پائی تھی۔ کہ نماز مغرب کی اذان سنتے ہی ۶¼ بجے حضور نے اس پر از معلومات لیکچر کو دعائیہ کلمات کے ساتھ ختم فرما دیا۔

صدر محترم نے تقریر کے شروع اور آخر میں اختصار کے ساتھ نہایت عمدہ رنگ میں اپنے جذبات اور حضور کے لیکچر کی خوبی کا اظہار فرمایا۔ اور پھر مکرم چوہدری عبداللہ خاں صاحب نے جماعت کی طرف سے تمام حاضرین اور صاحب صدر کا شکریہ ادا کیا۔

جلسہ میں آلہ نشر الصوت کا خاطر خواہ انتظام تھا۔ ہال کا اندرونی حصہ اس قدر پُر تھا۔ کہ تل دھرنے کی جگہ نہ تھی۔ یہاں تک کہ بے شمار احمدی اور غیر احمدی حضرات ہال کے اندر اور باہر دونوں طرف باغ و صحن میں زمین پر بیٹھے رہے۔ اور بیشتر لوگ کھڑے کھڑے آخر وقت تک پوری توجہ۔ انہماک۔ دلجمعی اور سکون کے ساتھ تقریر کو سنتے رہے۔ ہال کے ایک ملحقہ کمرہ میں مستورات کے لئے باپردہ تقریر سننے کا بندوبست تھا جس میں غیر احمدی خواتین بھی تشریف فرما تھیں۔

تقریر کے اختتام پر بعض غیر احمدی اصحاب نے حضور سے مصافحہ کیا۔ ایک صاحب نے عرض کیا۔ کہ آج کی تقریر سننے کے بعد میرے بہت سے شکوک و شبہات رفع ہو گئے ہیں۔ ایسا ہی دیگر احمدیوں سے بھی بعض غیر احمدی احباب نے نہایت خوشی کا اظہار کیا۔ اور ایسے جلسے کا اہتمام کنندگان کا شکریہ ادا کیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

ہم تھیاسوفیکل ہال والوں کے خصوصیت سے شکر گزار ہیں۔ جنہوں نے جلسہ گاہ کو بہتر رنگ میں بنا کر اسے جھنڈیوں وغیرہ سے مزین کیا۔ اور ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس کے بھی تہ دل سے ممنون ہیں۔ جنہوں نے خاطر خواہ پولیس کا بندوبست فرمایا۔ لیکچر میں پریس رپورٹرز موجود تھے۔

لیکچر کے بعد حضور سٹیشن پر تشریف لے گئے۔ جہاں جناب ایکسپریس کے آنے تک حضور نے احباب جماعت اور غیر احمدی حضرات کو شرف مصافحہ بخشا۔ حضور اور حضور کے قافلہ کا شام کا کھانا مکرم چوہدری محمد سعید صاحب نے گاڑی میں پیش کیا۔ جو حضور کے قیام حیدر آباد میں اپنی کار سے بھی ٹرانسپورٹ میں مدد دیتے رہے۔ حضور کے سوار ہو جانے پر نعرہ ہائے تکبیر۔ اسلام زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد اور پاکستان زندہ باد وغیرہ کے نعروں سے حضور کو الوداع کیا گیا۔

مکرم بابو عبدالغفار صاحب کانپوری نے فراہمی سامان۔ کھانا۔ چائے۔ لاؤڈ سپیکر کے علاوہ حضور کی تقریر بھی ریکارڈ کی۔ مکرم ڈاکٹر غلام مجتبیٰ صاحب نے اہتمام قیام گاہ اور اکثر ٹرانسپورٹ کا کام سرانجام دیا۔ سیکرٹری تبلیغ ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب کے ذمہ پریس کانفرنس اور معززین کی ملاقات کا اہتمام تھا۔ آغا عبدالحمید صاحب نے اراکین خدام الاحمدیہ (کراچی۔ بدین۔ حیدر آباد) کے ذریعہ مختلف اہم امور سرانجام دئیے۔ اور مکرم بابو محمود احمد صاحب نے ٹرین کی ریزرویشن وغیرہ کرائی۔ اور مکرم ماسٹر رحمت اللہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت نگران اعلیٰ تھے اور دیگر احباب جماعت بھی اپنے اپنے فرائض کی ادائیگی میں کوشاں رہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

سید احمد علی مبلغ جماعت احمدیہ

---

۳۱ مارچ کے متعلق

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ارشاد

"میں یہ بھی توجہ دلاتا ہوں کہ جو لوگ وعدہ کریں وہ جلد سے جلد ان کو پورا کرنے کی کوشش بھی کریں۔ تا ان کی قربانی سے سلسلہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے۔ چاہئے کہ جو دوست سابقون میں شامل ہونا چاہیں وہ ۳۱ مارچ تک اپنے وعدے ادا کر دیں"۔

"آپ ایک برگزیدہ الٰہی جماعت میں سے ہیں۔ سابقون الاوّلون میں شامل ہونے کی کوشش آپ کا حق ہے جسے لینے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہئیے"۔

وکیل المال تحریک جدید

مجلس مشاورت کا ایجنڈا منگوا لیجئے

ایجنڈا مجلس مشاورت ۲۱، ۲۲ مارچ ۱۹۵۲ء جملہ جماعت ہائے احمدیہ کو بھجوایا جا چکا ہے۔ جن جماعتوں کو نہ ملا ہو۔ وہ منگوا لیں۔

جن جماعتوں نے ابھی تک اپنے نمائندگان کے انتخاب کی اطلاع نہیں بھجوائی وہ جلد انتخاب کر کے اطلاع دیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

روزنامہ الفضل ـــــــ لاہور
مورخہ ۳۰ مارچ ۱۹۵۲ء

صحیح مسلمان

چودھری محمد ظفر اللہ خاں نے پاک پارلیمنٹ میں میاں افتخار الدین اور سردار شوکت حیات کی عیب چینیوں کے متعلق برطانوی سامراجیت کے سامنے سجدہ ریز ہونے کے اعتراض کا جواب دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ:۔

میں کبھی کسی حکومت بادشاہ یا رعایا کے آگے سجدہ ریز نہیں ہوتا سوا شہنشاہوں کے شہنشاہ کے۔ اور چونکہ میں اسی کے سامنے سجدہ ریز ہوتا ہوں۔ اس لئے کسی دوسرے کے سامنے سجدہ ریز نہیں ہوتا

آپ نے فرمایا کہ

میں نے ہرگز کسی کے پاس کسی عہدے یا مرتبہ کے لئے کبھی درخواست نہیں کی۔ وزارت خارجہ مجھے خود پیش کی گئی۔ اور غیر منقسم ہندوستان کی حکومت میں بھی میرا یہی رویہ رہا ہے۔ کہ میں نے کبھی عہدے کے لئے درخواست نہیں کی۔

مجھے اس عزت افزائی کا بجا فخر ہے۔ جو تاریخ پاکستان کے نہایت نازک مرحلہ پر مجھے اس کی حقیر سی خدمت کرنے کا موقع دے کر کی گئی ہے۔ جب مجھے کہا جائے۔ میں اسی وقت استعفےٰ دے دوں گا۔

افسوس ہے۔ کہ الفضل مورخہ ۲۹ مارچ میں عبارت اور ترجمہ کی غلطیاں رہ گئی تھیں۔ سول ملٹری گزٹ ۲۸ مارچ میں آپ کے بیان کے اس حصہ کی جو رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ اس کا صحیح لفظی ترجمہ ہم نے اب اوپر درج کر دیا ہے۔

کل ہم نے ان کالموں میں روزنامہ "تسنیم" سے جناب "رازداں" صاحب کی ایک عبارت نقل کی تھی۔ جس میں جناب رازداں صاحب نے چودھری ظفر اللہ خاں صاحب کو بزعم خود غیر مسلم قرار دیکر اشتعال انگیزی کی کوشش فرمائی ہے۔

ہم جناب "رازداں" سے پوچھتے ہیں کہ اس بیان کو من وعن پڑھیں۔ اور اس پر غور فرما کر بتائیں کہ کیا ایسے الفاظ اور اس بے باکی سے کوئی غیر مسلم ادا کر سکتا ہے۔ کیا یہ ایک مسلمان کی شان ہے۔ یا نامسلمان کی کہ وہ سوا شہنشاہوں کے شہنشاہ کی وحدہٗ لاشریک ذات کے کسی دوسرے کے سامنے سجدہ ریز نہیں ہوتا۔ آخر رازداں صاحب ہمیں بتائیں۔ کہ اسلام ہے کیا؟ اگر یہ اسلام نہیں ہے۔ جس کا اعلان چودھری ظفر اللہ خاں نے کیا ہے۔ اگر قرآن کریم کی یہ تعلیم نہیں۔ تو پھر بتایا جائے۔ کہ وہ کونسا اسلام ہے۔ جو جناب کے پیش نظر ہے۔ اور جس کے اصولوں کی کسوٹی پر پرکھ کر آپ فرماتے ہیں۔ کہ چودھری ظفر اللہ خاں کے صحیح مسلمان ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

جناب رازداں صاحب اپنے ادبی شہ پارہ میں فرماتے ہیں:۔

"کیا (چودھری صاحب کو مسلمان سمجھنے کی۔ ناقل) غلط فہمی کے پیدا ہونے کی یہی وجہ نہیں ہے۔ کہ ہم نے اپنی حکومت کا اہم ترین شعبہ ان کے سپرد کیا ہے"

ذرا انصاف سے کہنا خدا لگتی۔ کیا دنیائے اسلام کو چودھری ظفر اللہ خاں کو صحیح مسلمان سمجھنے کی غلط فہمی، اس وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ کہ پاکستان حکومت نے آپ کو اہم ترین شعبہ سپرد کر رکھا ہے۔ یا یہ بات ہے۔ کہ آپ کے صحیح اسلامی کردار نے اسلامی دنیا کے علماء تک کو بھی متاثر کر دیا ہے۔ کہ آپ کو ایک واحد صحیح مسلمان سمجھیں۔ جو کسی اسلامی ملک کے کسی اہم شعبہ پر آج فائز ہے۔ کیا ایک درخت کو جسے میٹھے آم ہی لگتے ہیں۔ آپ میٹھے آم کا درخت قرار دیں گے یا بکائن کا۔ کیونکہ ایک کج بین کو اپنی آنکھ میں نقص ہونے کی وجہ سے وہ بکائن کا درخت نظر آتا ہے۔ کیا "درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے" کا اصول غلط ہے؟

پھر جناب رازداں صاحب کو تر۔ تسنیم اور مودودی صاحب کا لٹریچر تو پڑھتے ہی ہوں گے۔ اور اس سے آپ کو معلوم ہوتا ہی ہوگا۔ کہ سب سے بڑی اسلامی حکومت کے بڑے بڑے اہم شعبوں پر فائز ہونے والے کس اسلامی کردار کے نمائندہ ہیں۔ خاتم النبیین کے معنی میں اختلاف کے سوا آخر چودھری ظفر اللہ خاں کا کیا قصور ہے۔ کہ اس کو باوجودیکہ اس نے اپنے کردار سے اپنے آپ کو صحیح مسلمان ثابت کر دیا ہے، آپ صحیح مسلمان نہ سمجھیں۔ مگر جن کے کردار کی ہر حرکت آپ کے ہی نزدیک غیر اسلامی ہے۔ ان کے کسی عہدے پر فائز ہونے پر آپ کو کوئی ایسا اعتراض کبھی نہ سوجھا۔ جو آپ چودھری ظفر اللہ خاں پر فرما رہے ہیں۔ اور انہیں نامسلمان قرار دے رہے ہیں۔

مولانا رازداں صاحب۔ چودھری ظفر اللہ خاں کے بیان کو پھر غور سے مطالعہ فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں صحیح مسلمان کی صفات ایمان اور اعمال صالح بتائی ہیں۔ کیا اس بیان سے یہ دو باتیں چودھری صاحب میں ثابت نہیں ہوتیں۔ آپ کا یہ فرمانا کہ میں سوا اللہ تعالےٰ کے کسی کے سامنے سجدہ ریز نہیں ہوتا۔ اور یہ کہ میں نے کبھی عہدہ کی خواہش نہیں کی۔ نہ موجودہ حکومت سے اور نہ غیر منقسم ہندوستان کی حکومت سے اور پھر یہ فرمانا کہ میں مستعفی ہونے کو تیار ہوں۔ کیا ان الفاظ میں اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت کی ایسی نورانی شان نہیں جھلکتی۔ جس سے نظریں خیرہ ہوتی ہیں۔ کیا جو شخص قرآن کریم کے اس اصول پر پورا اترے وہ صحیح مسلمان نہیں ہوتا؟ اگر وہ مسلمان نہیں۔ تو پھر کون مسلمان ہے؟ ذرا فرما دیجئے۔ انگلی رکھ کر دکھا دیجئے کہ یہ ہے قرآن کریم کا صحیح مسلمان؟

مولانا رازداں صاحب فرماتے ہیں:۔

"کیا ہماری اسی سہل انگاری اور غفلت سے چودھری صاحب اور ان کے حواریوں کو عالم اسلام میں اور خصوصاً چوٹی کے لوگوں میں قادیانیت (احمدیت۔ ناقل) کا پراپیگنڈا کرنے کا زریں موقعہ (نہیں) مل گیا؟"

اس کو کہتے ہیں احساس کمتری کا شہ کار۔ پھر مولانا کا اسلامی اخلاق تو احمدیت کو قادیانیت کہنے ہی سے ظاہر ہوتا ہے۔ اگر چودھری صاحب باوجود ان اسلامی اخلاق کے حامل ہونے کے جس کا اعتراف تمام دنیائے اسلام کے چوٹی کے علماء اسلام نے کیا ہے۔ صحیح مسلمان نہیں ہیں۔ تو کیا صحیح مسلمان کی نشانی یہ ہے کہ وہ قرآن کریم کی تعلیم کے متضاد تنابزوا بالالقاب کا ارتکاب پوری ڈھٹائی اور شرم وحیا کو بالائے طاق رکھ کر ہمیشہ کرتا رہے۔ آپ کا کردار بالبداہت غیر اسلامی ہو۔ تو آپ صحیح مسلمان اور یہاں تک کہ حکومت کے بھی ناصح بن جائیں۔ تمام عالم اسلام کو کوسنے دینے لگیں۔ محض اس لئے کہ آپ ایک غلط العوام معنی کے ساتھ چپکے چلے جاتے ہیں۔ جس سے نہ صرف یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔ بلکہ منفی الاثر ہے۔ اور قدرت باری تعالےٰ کے بھی متناقض ہے۔ کیا یہی انصاف ہے۔ اور یہی "اقامت دین" ہے۔ جس کے لئے انتخابات لڑے جا رہے ہیں

گر مسلمانی ہمیں است کہ حافظ دارد
وائے گر از پس امروز بود فردائے

پھر آپ کا اصول تو یہ ہے۔ کہ پہلے ایک خطہ پر قبضہ کرو۔ پہلے پاکستان کو مسلمان بناؤ۔ اگر باقی عالم اسلام احمدیت سے متاثر ہوتا ہے تو آپ کو کیا؟ آپ انتخابات میں ڈٹے رہیں۔ اور پاکستان میں فساد فی الاسلام کا اسلامی فریضہ ادا کرتے رہیں۔ باقی دنیا جائے جہاں جائے آپ کو کیا؟ احمدیت کو تو پراپیگنڈے کے ایسے زریں موقع کیا عالم اسلام میں اور کیا عالم کفر وشرک میں ملتے ہی رہیں گے۔ کیونکہ وہ خیالی پلاؤ پکانے والے کی جماعت تو ہے ہی نہیں۔ وہ تو فعال لوگوں کی جماعت ہے۔ جو اس یقین وایمان کے ساتھ کھڑی ہوئی۔ کہ اللہ تعالےٰ نے خود اس کو احیاء و تجدید اسلام کے لئے کھڑا کیا ہے۔ اس لئے وہ ہر موقعہ کو اپنی فعالیت سے زریں بنا سکتی ہے۔ خواہ اس کو یہ موقعہ ملکانے راجپوتوں کے بوسیدہ اور تنکوں کے جھونپڑوں میں میسر ہو۔ یا اقوام متحدہ کی انجمن کے سر بفلک ایوانوں میں۔ آپ کی طرح وہ اس انتظار میں بیٹھی نہیں۔ کہ حکومتی اقتدار ہاتھ آئے۔ تو کچھ کریں ورنہ گھٹنوں کو تکلیف کیوں دی جائے۔ البتہ انتخابات لڑنے ہوں۔ تو صوبہ سرحد اور ریاست بہاولپور چھوڑ کر خواہ چین جاپان میں لڑا لو۔ اس سے تو حکومت ملتی ہے۔ نری تبلیغ اسلام میں کیا دھرا ہے۔

ولادت

(۱) برادرم محمد منیر صاحب ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے بدھ اور جمعرات کی درمیانی شب کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود حضرت مولوی محمد اعظم صاحب مرحوم کا پوتا ہے۔ احباب درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد صدیق کاتب الفضل لاہور)

(۲) اللہ تعالےٰ نے ۲۸ فروری کو مجھے پوتا عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت نومولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار فضل کریم احمدی ساکن مالو کے بھگت ضلع سیالکوٹ۔

اعلان نتیجہ امتحان درجہ علیمہ

محترمہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ ربوہ نے امتحان درجہ علیمہ $\frac{475}{750}$ نمبر لے کر پاس کر لیا ہے۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ (سکرٹری مجلس تعلیم ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) میں اور میری بڑی بہن ایک امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ احباب اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا کریں۔ صفیہ حامد داد سندھ

(۲) ۲۲ مارچ سے جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب کو بخار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

طاہرہ عمر

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

ھالینڈ میں تبلیغِ اسلام

جلسوں تقریروں۔ لٹریچر اور ملاقاتوں کے ذریعہ پیغام حق

رپورٹ کارگذاری ہالینڈ مشن بابت جنوری فروری ۱۹۵۲ئہ

★ از مکرم مولوی غلام احمد صاحب بشیر مبلغ ہالینڈ ★

(۲)

مسٹر امبراس کو ایک دفعہ ہم سے ایک اشتہار ملا تھا۔ مگر اس وقت انہوں نے دیکھکر پھینک دیا۔ ابھی کچھ عرصہ ہوا کہ وہ پھر ایک مذاہب عالم نامی کتاب کا مطالعہ کر رہے تھے کہ ان کی نظر سے جماعت احمدیہ کا نام گذرا۔ اب چونکہ وہ مذہب میں خاص دلچسپی لے رہے تھے اور ابھی تک انہیں کوئی ایسا مذہب نہیں ملا تھا۔ جوان کی تسلی کا موجب ہوتا۔ اس لئے نام دیکھتے ہی انہیں اشتہار یاد آ گیا۔ اس پر انہوں نے ہمارے مشن کا پتہ معلوم کرنے کی کوشش شروع کر دی۔ پہلے انہوں نے ترکی کے سفارتخانہ میں فون کیا۔ جنہوں نے انہیں بجائے پتہ بتانے کے سوکھا سا جواب یہ کہتے ہوئے دیا کہ پاکستان ہاؤس سے دریافت کرو۔ چنانچہ وہاں سے انہیں ہمارا پتہ مل گیا۔ اور پھر انہوں نے ہمیں فون کیا۔ ان کی اہلیہ محترمہ اسلامی تعلیم سے پہلے ہی کسی قدر واقف تھیں۔ وہ نوجوان ایک دن ہمیں ملنے کے لئے تشریف لائے۔ اور قریباً تین گھنٹہ تک دلچسپی سے گفتگو کرتے رہے اس وقت سے یہ دونوں ہمارے جلسوں میں شریک ہوتے اور ہمیں ملتے رہتے ہیں۔ اور ہمارے سلسلہ کی بعض کتب بھی مطالعہ کر رہے ہیں۔ مسٹر بیک دیر سے زیر تبلیغ ہیں۔ ہمارے جلسوں میں باقاعدہ تشریف لاتے ہیں مشن ہاؤس میں بھی تشریف لاتے ہیں اور اپنے ہاں بھی ہمیں مدعو کرتے اور کافی دیر تک گفتگو کرتے رہتے ہیں۔

مسٹر فان رائے اور برخ مَنس سے اس سال واقفیت پیدا ہوئی ہے۔ یہ دونوں بھی بہت دلچسپی کا اظہار کر رہے ہیں۔ یہ مختلف قسم کی سوسائٹیوں اور مجالس میں شریک ہوتے رہے ہیں۔ مگر انہیں اسلامی تعلیم کی طرح اور کسی میں بھی دلچسپی پیدا نہیں ہوئی۔ اب وہ خاص طور پر ہمارے لٹریچر کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ خاکسار کو دو دفعہ ان کے ہاں جاکر تبادلہ خیالات کرنے کا موقعہ ملا ہے ملا ایک طلباء کے رسالہ کے ایڈیٹر صاحب تشریف لائے۔ جن کے ساتھ ایک گھنٹہ تک گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ انہوں نے اسلام کے متعلق اپنے رسالہ کے لئے ایک مضمون لکھنے کے لئے کہا۔ چنانچہ ان کی خواہش کے مطابق "اسلامی اخلاقیات" پر بارہ صفحات پر مشتمل مضمون لکھکر ارسال کر دیا گیا ہے۔

(۷) ایک پادری صاحب ہمارے دارالتبلیغ میں

ایک دفعہ ہمیں عیسائیوں کی ایک میٹنگ میں شامل ہونے کا موقعہ ملا۔ جس کا اعلان اخبار میں کیا گیا تھا۔ وہاں ایک انگریزی پادری صاحب سے تعارف پیدا ہوا۔ آپ تین سال سے ہالینڈ میں مشن کا کام کر رہے ہیں۔ یہ گروپ اس وقت مسیح کی آمد کا انتظار کرنے والوں کو تسلی دلانے کا کام اپنے ذمہ لئے ہوئے ہے۔ تا وہ انتظار کرتے کرتے کبھی تھک نہ جائیں۔ پادری صاحب نے خاکسار کو اپنی مشنری میٹنگ میں شامل ہونے کی دعوت دی۔ جو کہ خوشی سے منظور کر لی گئی۔

بعد میں جب پادری صاحب کو معلوم ہوا کہ ان کا ایسا کرنا اچھا نہیں تھا۔ انہوں نے خاکسار کو فون کیا اور فون پر فرمانے لگے کہ اس میٹنگ میں شامل ہونا آپ کے لئے کوئی زیادہ دلچسپی کا باعث نہیں ہوگا۔ اور آپ وہاں اکیلے کیا کریں گے۔ آپ تو وہاں اکتا جائیں گے وغیرہ وغیرہ۔ خاکسار کو پتہ چل گیا تھا۔ کہ دراصل کیا بات ہے اس لئے خاکسار نے عرض کیا کہ آپ فکر نہ کریں۔ میں اکیلا ایسی مجالس میں شریک ہونے کا عادی ہوں اس پر وہ اور بھی گھبرا گئے۔ جس پر خاکسار نے کہا کہ اچھا! اگر آپ مناسب خیال نہیں فرماتے تو میں نہیں آؤنگا۔ اس پر ان سے اصل حقیقت کا اظہار ہو ہی گیا۔ اور معذرت کر کے ہمارے پاس آنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ خاکسار نے انہیں وقت دیا۔ چنانچہ وہ تشریف لائے۔ قریباً تین گھنٹہ تک مختلف مسائل پر تبادلۂ خیالات کرتے رہے۔ بہت سے مواقع پر انہیں اپنے عقائد کے خلاف اقرار کرنا پڑا۔ ہم ان سے نہایت نرمی سے باتیں کرتے رہے۔ الوہیت مسیح۔ کفارہ مسیح وغیرہ امور خاص طور پر زیر بحث آئے ہم نے انہیں بتلایا کہ عیسائیت کی تعلیم موجودہ وقت کے لئے ہرگز کافی نہیں ہے۔ یہ تو محض بنی اسرائیل کے لئے تھی۔ اس وقت اسلام ہی دنیا کی رہنمائی کرنے کی قابلیت رکھتا ہے اس ضمن میں بعض معاشرتی مشکلات پیش کر کے ان کی عیسائی تعلیم سے حل طلب کیا گیا۔ طلاق وخلع وغیرہ کے معاملہ میں تو انہوں نے صاف اقرار کیا کہ عیسائیت ان معاملات میں کوئی حل پیش نہیں کرتی۔ اور پھر خود بعض مشکلات بتلانے لگے۔ جو عیسائیت کی تعلیم کی وجہ سے پیش آ رہی ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ان پر ہماری باتوں کا کافی اثر رہا۔ انہوں نے ہمیں اپنے ہاں آنے کی دعوت بھی دی۔

(۸) متفرقات۔ خطوط وغیرہ کے ذریعہ بھی تبلیغ کا سلسلہ جاری ہے۔ بعض احباب کو خطوط کے ذریعہ ان کے سوالات کے جوابات دیئے جاتے رہے اور مناسب لٹریچر بھی ارسال کیا جاتا رہا۔

ڈچ ترجمہ قرآن مجید کی نظر ثانی کا کام خاص طور پر جاری رہا۔ گذشتہ دو ماہ کے عرصہ میں نو پاروں کی نظر ثانی کی جا چکی ہے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ ہمیں یہ کام باحسن طریق پر کرنے کی توفیق بخشے۔

مولوی ابوبکر صاحب ایوب اور خاکسار باقاعدہ ڈچ زبان سیکھتے رہے۔ اس کے لئے ہر ہفتہ دو اسباق استاد سے لئے جاتے رہے۔ دو تین دوست قرآن مجید ناظرہ پڑھتے رہے۔ برادرم مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب بی اے مبلغ جرمن بخیریت بمع اہل وعیال کچھ عرصہ ہنگری میں قیام کے بعد جرمن تشریف لے گئے۔

ایسٹرڈم۔ اور روٹرڈم تین چار دفعہ جانے کا موقعہ ملا۔ جہاں بعض زیر تبلیغ احباب سے ملکر تبلیغ کی جاتی رہی۔ بالآخر بزرگان سلسلہ سے خاص طور پر دعا کی التماس ہے۔ تا اللہ تعالےٰ ہمارے مشن کو زیادہ سے زیادہ کامیابی عطا فرمائے۔ اور ہمیں صحیح طور پر

احباب ذیل کے طریق پر اخبار "بدر" قادیان کی اعانت فرماویں

۱۔ تمام صاحب استطاعت احباب بدر کے خریدار بنیں۔ اور خریدار بننے کے بعد باقاعدگی کے ساتھ چندہ اخبار ادا کریں اور کسی صورت میں بھی بقایا نہ ہونے دیں۔

۲۔ تمام احباب پوری جدوجہد سے اپنے رشتہ داروں، دوستوں اور دوسرے لوگوں کو اس اخبار کے خریدار بنائیں۔ اور اس طرح خریداروں کی تعداد کو بڑھائیں۔

۳۔ جو دوست استطاعت رکھتے ہوں وہ علاوہ اپنا چندہ ادا کرنے کے زائد چندہ بھی بھجوائیں۔ تاکہ اس سے معزز غیر احمدی احباب اور سرکاری افسران کو اخبار روانہ کیا جاسکے۔ اور اس طرح اسلام اور احمدیت کی تبلیغ میں وسعت پیدا ہو۔

۴۔ جو دوست مضامین لکھنے کی قابلیت رکھتے ہوں۔ وہ ضرور باقاعدگی کے ساتھ اپنے مضامین اخبار میں اشاعت کے لئے بھجوا دیں۔

۵۔ اگر کسی دوست کو اخبار میں کوئی نقص یا کمی معلوم ہو۔ یا اس کی ترقی کے لئے کوئی تجویز ذہن میں آئے۔ تو ہمیں لکھ کر ممنون فرمائیں۔

۶۔ سب سے اہم امداد بذریعہ دعا ہو سکتی ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کی نصرت اور مدد کے بغیر سب محنتیں رائیگاں اور سب کوششیں اکارت جاتی ہیں۔ پس احباب خاص دعاؤں سے بھی ہماری امداد فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ اپنے خاص فضل و احسان سے ہماری حقیر کوششوں میں برکت دے۔ اور اس اخبار کے نور کو چار دانگ عالم میں پھیلانے کا موجب بنائے۔ اور ہم سے وہ کام لے جو اس کی رضاء کے مطابق اور اس کی خوشنودی کے عطر سے ممسوح ہو آمین

۷۔ ہندوستان کے احباب اخبار کی قیمت بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔ بذریعہ وی پی قیمت وصول کرنے میں بہت سی دقتیں ہیں۔ اسلئے اس کی تعمیل نہیں ہو سکتی۔ (منیجر)

قتلِ مُرتد۔ محشرستانِ حکومتِ الٰہیہ کا ایک خونچکاں منظر

ہمارا اس سے متفق ہونا ضروری نہیں (ادارہ)

(۱۲)

ایسے لوگ اس نظام کے اجزا کس طرح بن سکتے ہیں جس نظام کی بنیاد ہی قلبی ہم آہنگی پہ ہو۔ اسی لئے وہ کہتا ہے کہ جن لوگوں کا اس نظام کی اصلیت پہ ایمان نہ رہے ان کو نظام سے نکل جانے دیجئے۔ ان کی جگہ خدا ایسا گروہ لے آئے گا جس میں وہ تمام خصوصیات موجود ہوں گی جن سے اس نظام کا قوام تیار ہوتا ہے۔ سنئے کہ وہ خصوصیات کیا ہیں۔ فرمایا کہ:۔

یا ایھا الذین اٰمنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللّٰہ بقوم یحبھم ویحبونہ اذلۃ علی المومنین اعزۃ علی الکافرین یجاھدون فی سبیل اللّٰہ ولا یخافون لومۃ لائم ذالک فضل اللّٰہ یوتیہ من یشاء واللّٰہ واسع علیم (۵/۵۴)

اے ایمان والو تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے مرتد ہو جائے گا تو قریب ہے کہ اللہ ایک ایسا گروہ پیدا کر دے گا جنہیں خدا دوست رکھے گا۔ اور وہ خدا کو دوست رکھیں گے۔ مومنوں کے مقابلے میں نہایت نرم لیکن کفار کے مقابلے میں نہایت سخت۔ اللہ کی راہ میں جان لڑا دینے والے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرنے والے یہ اللہ کا فضل ہے جس گروہ کو چاہے عطا فرما دے وہ اپنے فضل میں بڑی وسعت رکھنے والا اور سب کا حال جاننے والا ہے۔

ذرا سوچئے! کہ اگر ان لوگوں کو جو دل سے اس نظام کے اجزا بن کر نہ رہنا چاہیں موت کے خوف سے اس نظام کے جزو بنے رہنے پہ مجبور کیا جائے تو کیا وہ ان خصوصیات کے حامل ہو سکیں گے کہ

(۱) وہ خدا کو دوست رکھیں۔

(۲) اپنی جماعت کے دیگر مخلص ارکان کے ساتھ ان کا سلوک نہایت نرم دلی اور محبت قلبی کا ہو۔

(۳) جماعت کے مخالفین کے مقابلے میں نہایت سخت ہوں۔

(۴) کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں اور

(۵) خدا کی راہ میں جانیں لڑا دیں۔

اس لئے ایسے لوگ کبھی اسلام کے اجزا بنا کر نہیں رکھے جا سکتے۔ اسلامی نظام کے اجزا صرف انہی کو قرار دیا جا سکتا ہے جو ان خصوصیات کے حامل ہوں جن کا ذکر اوپر کیا جا چکا ہے۔ اسلام یقیناً اپنے نظام کا تحفظ چاہتا ہے۔ لیکن اس کے تحفظ کی قوت کا راز افراد ملت

قلبی اطاعت

کے ایمان محکم میں ہوتا ہے جو دل کی گہرائیوں سے ابھرتا ہے۔ جن لوگوں کو زبردستی ملت کے ساتھ باندھ کر رکھا جائے ان کا وجود نظام کے استحکام کی بجائے اس کی سخت کمزوری کا باعث ہوتا ہے اس کا کسی زمانے میں خود مودودی صاحب کو بھی اقرار تھا۔ چنانچہ وہ اپنی کتاب "الجہاد فی الاسلام" میں لکھتے ہیں (جو ۱۹۲۷ء میں شائع ہوئی تھی)

اگر کوئی شخص سر پہ تلوار چمکتی ہوئی دیکھ کر لا الٰہ الا اللّٰہ کہہ دے مگر اس کا دل بدستور ماسوا اللّٰہ کا بتکدہ بنا رہے تو یہ تصدیق بالقلب کے بغیر اقرار باللسان اس کے لئے کچھ بھی نافع نہیں اور اسلام کیلئے اس کی حلقہ بگوشی قطعاً بیکار ہے۔ دین تو خیر بڑی چیز ہے۔ دنیا کی معمولی تحریکیں بھی جن کا منشا محض دنیوی مقاصد کا حصول ہوتا ہے اپنی کامیابی کیلئے ایسے پیروؤں پہ کبھی بھروسہ نہیں کر سکتیں جو صرف زبان سے ان کے ساتھ ہمدردی کرتے ہوں۔ مگر دل سے ان کے موید نہ ہوں۔ بیدل غیر مخلص اور جھوٹے پیروؤں کو لے کر آج تک کسی تحریک نے کامیابی کا منہ نہیں دیکھا ہے اور یقیناً ایسے گوشت پوست کے لوتھڑوں کو لیکر جو صداقت کی تڑپ سے بالکل خالی ہوں کوئی شخص دنیا کے میدان مسابقت میں قدم رکھنے کی جرأت اور فوز و فلاح تک پہنچنے کی امید نہیں کر سکتا۔ پھر بھلا غور کرو کہ جس دین کے پیش نظر دنیا کی کامیابی نہیں بلکہ آخرت کی فوز و فلاح ہو جو دین نیت اور اعتقاد کو عمل کی بنیاد قرار دیتا ہو۔ جو دین خلوص و صداقت کی روح کے بغیر عمل کی کوئی قیمت نہ سمجھتا ہو۔۔۔ کیا ہو سکتا تھا کہ وہ خلوص و صداقت کو چھوڑ کر مجبورانہ اطاعت اور بے چارگی کے اقرار پہ قناعت کرتا۔۔۔ اگر وہ ایسا کرتا تو کیا اسے وہ کامیابی حاصل ہو سکتی تھی جو اس نے فی الحقیقت حاصل کی ہے۔ (ص ۱۲۵-۱۲۶)

یہی وہ وجوہات ہیں جن کی بنا پہ قرآن کہتا ہے کہ جو لوگ خلوص و صداقت اور تصدیق قلب سے تمہاری آئیڈیالوجی کے موید نہ رہیں ان کی مجبورانہ اطاعت اور بے چارگی کے اقرار کی کوئی قیمت نہیں ہے۔ اس لئے انہیں اس قسم کی اطاعت پہ مجبور کر کے اپنے نظام کا جزو بنائے رکھنے سے کچھ حاصل نہیں ان سے کہہ دو کہ تمہارے جانے سے اس نظام کا کچھ نہیں بگڑتا۔ اس نظام کی تقویت کا لازم ان لوگوں کے ایمان میں ہے جن کی کیفیت یہ ہے کہ یحبھم ویحبونہ ۔۔۔ یجاھدون فی سبیل اللّٰہ ولا یخافون لومۃ لائم (۵/۵۴) دنیا کی اسٹیٹ اپنی حفاظت کے لئے بے شک ایسے جیوش و عساکر اپنے ساتھ رکھتی ہے جنہیں نوک شمشیر باندھ کر ساتھ رکھا جاتا ہے۔ لیکن قرآن انہیں فرعونی اسٹیٹ اور طاغوتی نظام قرار دیتا ہے۔ اسلامی نظام اور قرآنی اسٹیٹ میں جور و تغلب اور جبر و اکراہ کو کوئی دخل نہیں ہو سکتا۔ یہ اسٹیٹ ان افراد پہ مشتمل ہوتی ہے جو اس راہ میں سر جھکانے سے پہلے دل جھکا چکے ہوتے ہیں۔ لہٰذا جس کا دل اس اسٹیٹ کے بنیادی تصورات سے سرکشی اختیار کر چکا ہو وہ اس اسٹیٹ کے اجزائے ترکیبی میں شامل نہیں رہ سکتا۔ اس اسٹیٹ میں اس کا مقام وہی ہے جہاں اس قسم کے افراد رہتے ہیں۔ جن کا دل اس اسٹیٹ کی آئیڈیالوجی کا قائل نہیں لیکن وہ اس کے سایہ امن و حفاظت میں زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں ذمی یا مستامن کہا جاتا ہے۔ البتہ اگر یہ لوگ (خواہ منافقانہ طور پہ نظام ملت کے اجزا رہتے ہوئے یعنی مسلمان کہلاتے ہوئے اور خواہ کفر کی آغوش میں آکر ذمی بن کر رہتے ہوئے) اسلامی نظام کو الٹنے کی کوشش کریں تو ان کا دفعیہ بزور شمشیر کیا جائے گا۔

بغاوت کی سزا

قرآن نے اس باب میں واضح حکم دیا ہے۔ ارشاد ہے

انما جزاء الذین یحاربون اللّٰہ ورسولہ ویسعون فی الارض فسادا ان یقتلوا او یصلبوا او تقطع ایدیھم وارجلھم من خلاف او ینفوا من الارض ذالک لھم خزی فی الدنیا ولھم فی الاٰخرۃ عذاب عظیم (۵/۳۳)

بلاشبہ جو لوگ خدا اور رسول (یعنی اسلامی نظام) کے خلاف جنگ کریں اور ملک میں فساد کریں تو ان کی سزا یہ ہے کہ انہیں قتل کر دیا جائے یا سولی پر چڑھا دیا جائے یا ان کے ہاتھ پاؤں مخالف سمت سے کاٹ دیئے جائیں یا انہیں ہتھکڑیاں اور بیڑیاں ڈال دی جائیں یہ ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں بھی ان کیلئے عذاب عظیم ہے۔

یعنی قرآن کی رو سے بغاوت کی سزا موت ہے یا دیگر سزاؤں میں سے کوئی سزا جسے اقتضائے حالت کے مطابق مناسب سمجھا جائے۔ (لیکن اس صورت میں بھی) قرآن نے اتنی گنجائش رکھی ہے کہ اگر باغی گرفتاری سے قبل اپنے فعل سے پشیمان ہو کر تائب ہو جائیں تو انہیں معاف کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ آیۂ ماسبق سے متصل یہ آیت ہے۔

الا الذین تابوا من قبل ان تقدروا علیھم فاعلموا ان اللّٰہ غفور رحیم (۵/۳۴)

لیکن اگر وہ قبل اس کے کہ تم ان پہ قابو پا لو توبہ کر لیں تو جان لو کہ اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

مرتد اور باغی میں فرق

آپ نے غور فرمایا کہ قرآن نے مرتد اور باغی کو الگ الگ صفوں میں رکھا ہے۔ مرتد وہ ہے جسے اسلامی آئیڈیالوجی سے اختلاف ہو جائے لیکن وہ اس کے بعد مملکت کا امن پسند شہری بن کر رہنا چاہے۔ قرآن کی رو سے اس کی کوئی سزا نہیں کیونکہ اسلامی آئیڈیالوجی سے اختلاف رکھنا کوئی جرم نہیں۔ اس کے برعکس باغی وہ ہے جو اسلامی نظام کو الٹنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ جرم ہے اور اس کی سزا قرآن نے مقرر کر دی ہے۔ مودودی صاحب نے قتل مرتد کے وجوب میں جس قدر دلائل پیش کئے ہیں وہ در حقیقت مملکت کے خلاف بغاوت سے متعلق ہیں (آپ ایک بار پھر ان کے پیش کردہ دلائل کو سامنے لائیے بات واضح ہو جائے گی) اس طرح انہوں نے دونوں (بغاوت اور ارتداد) میں التباس پیدا کر کے قتل مرتد کو (بزعم خویش) عقلاً بھی ثابت کر دیا ہے۔ حالانکہ جو کچھ انہوں نے ثابت کیا ہے وہ فقط یہ ہے کہ دنیا کی کوئی مملکت بغاوت کی اجازت نہیں دے سکتی اسی طرح اسلامی مملکت بھی باغیوں کو کھلا نہیں چھوڑ سکتی اس کے لئے کسی لمبی چوڑی بحث کی ضرورت ہی نہ تھی۔ کیونکہ قرآن میں اس کے متعلق واضح حکم موجود ہے۔ لیکن اس آیت کو انہوں نے کہیں درج نہیں کیا اس لئے کہ اگر اسے درج کر دیتے تو پڑھنے والوں کو معلوم ہو جاتا کہ قرآن باغی اور مرتد میں فرق کرتا ہے اور مودودی صاحب باغیوں سے متعلق دلائل و احکام کو مرتدین سے چپکا کر اپنے دعوے کا اثبات چاہتے ہیں۔

یہ ہو سکتا ہے کہ کوئی فرد یا افراد کا گروہ اسلام سے ارتداد کے ساتھ ہی مملکت کے خلاف بغاوت بھی شروع کر دے۔ اس صورت میں ان کی سرکوبی جرم بغاوت کی بنا پہ کی جائے گی نہ کہ ارتداد کی وجہ سے۔ اگر تاریخ میں خلافت راشدہ کا کوئی واقعہ ایسا ملتا ہے جس میں "مرتدین" کے خلاف جنگ کی گئی ہو تو اس کی یہی توجیہہ ہو سکتی ہے کہ ان مرتدین نے بغاوت بھی کی ہوگی [illegible] جس کی بنا پہ ان کے خلاف [illegible] یا تو یہ مانئے کہ صحابہ کبار سے [illegible] لئے کہ ہم اس کا تصور [illegible] کیا جائے کہ انہوں نے قرآن کی ایسی واضح تعلیم کی اس قدر کھلی ہوئی مخالفت کی ہوگی۔ مودودی صاحب اور ان کے ہمنوا حضرات اس کی جرأت کریں تو کریں۔ ہم تو ایسا نہیں کر سکتے۔

پھر کیا ہوا؟

یہ ہے نقشہ اس نظام کا جس کی تشکیل قرآن چاہتا ہے یعنی ان افراد پہ مشتمل نظام جو اس نظام کے اساسی اور بنیادی اصولوں کو نصب العین حیات قرار دے چکے ہوں اور بطیب خاطر اس نظام کے قیام کو اپنی زندگی کا مقصد بنا چکے ہوں۔ اس نظام میں جبر اور استبداد کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ طاغوتی نظام اور قرآنی نظام میں یہی تو فرق ہے

(بقیہ صفحہ ۷ پر)

لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام مصنوعات کی سالانہ نمائش اور ہمارے فرائض

(از محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ سیکرٹری نمائش)

ممبرات لجنہ اماء اللہ کو ربوہ میں منعقد ہونے والی سالانہ نمائش کے بارے میں اپنے فرائض سے آگاہ کرنے کے لئے شعبہ نمائش لجنہ مرکزیہ کی سکیم شائع کی جاتی ہے امید ہے کہ تمام بہنیں اسے غور سے مطالعہ فرمائیں گی۔ اور محفوظ رکھیں گی۔ اور اس کی روشنی میں اپنا سال ۱۹۵۲ء کا لائحہ عمل تجویز فرمادیں گی۔

(۱) سالانہ نمائش مصنوعات لجنہ اماء اللہ کا مقصد حسب ذیل ہے:۔

(ا) عورتوں میں دستکاری اور فنون لطیفہ کو ترویج و ترقی دینا۔ تا اس سے بیکاری مٹے۔ اور جماعت کے دولت میں اضافہ ہو اور ہر عورت کے معروف کار رہنے سے اخلاقی بلندی حاصل ہو۔

(ب) حاصل شدہ آمد کا ایک حصہ مصارف نمائش کے لئے مخصوص کر کے بقیہ کو غریب عورتوں کے لئے مستقل آمد پیدا کرنے پر خرچ کرنا۔

اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے نمائش کے کام میں وسعت پیدا کرنا۔ اور اسے سوائے آخری ایک آدھ ماہ کے سارے سال پر پھیلانا ضروری ہے۔

(۲) نمائش کے کام کے مندرجہ ذیل حلقے ہونگے

I - اندرون پاکستان

ا - بڑی شہری لجنات

ب - کثیر الافراد خاندان

ج - دیہاتی لجنات

د - ربوہ کی لجنات محلہ جات

II - ممالک بیرونی

....

ا - بڑی شہری لجنات:۔ صدر صاحبات کچھ رقم صاحب استطاعت بہنوں سے قرضہ حسنہ کے طور پر لے کر ابھی سے مختلف چیزیں بننے کے لئے دے دیں۔ اون کا کام۔ جالی کا کام دسوتی وغیرہ وغیرہ زنانے مردانے رومال آزاربند اور پراندے کثرت سے بنوائے جائیں۔ تاکہ آسانی سے بک سکیں۔ اور یہ کہ ہر کام دستکاری کا بہترین نمونہ ہو۔ تاکہ لوگوں کو کثرت سے خریدنے کی تحریک ہو۔

ب - کثیر الافراد خاندان:۔ ہر کثیر الافراد خاندان کو دعوت عام ہے۔ نمائش میں ان کی درخواست پر ان کا علیحدہ سٹال لگایا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ ان کی مصنوعات کی تعداد اور معیار پایۂ استحقاق کا ہو۔ اس تجویز کا مدعا یہ ہے کہ ہر ایسے خاندان کو جو اپنا الگ سٹال لگائے خدمت دین کی روح کو دیکھ کر باقیوں کو بھی تحریک ہو۔ اور پھر یہ بھی کہ اس خاندان کی عورتوں کا سلیقہ اور حسن صنعت بھی دوسروں کے لئے دلچسپی اور کام کی تحریک کا موجب ہو۔

ج - دیہاتی جماعتیں: دیہات کی صنعت شہروں کی صنعت سے قدرے مختلف ہوتی ہے۔ تجویز ہے۔ کہ دیہاتی صنعت کو نمائش میں نمایاں جگہ دی جائے۔ دیہات کی لجنات کو چاہیئے۔ کہ ایسی چیزیں تیار کروائیں جو عام طور پر بہنیں آسانی سے بنا سکتی ہیں مثلاً کھجور کی ٹوکریاں۔ چنگیریں۔ پھلکاریاں نواڑ آزاربند۔ دریاں۔ سوت۔ کھدر کروشیا کا کام وغیرہ لجنات صاحب حیثیت بہنوں کو تحریک کریں۔ کہ وہ کچھ روئی دے دیں۔ جو کہ الٹرنیزیاں بیلیں اور الٹرنیزیاں کاتیں۔ اور اگر خدمت خلق کا جذبہ رکھنے والے احمدی باقندے مل سکیں۔ تو ان سے مفت کھدر بنوایا جا سکتا ہے۔ ورنہ اُجرت دے کر بنوا لیا جائے لجنات اپنی ممبرات کے لئے ایسا پروگرام بنائیں۔ کہ انہیں سارا سال معروف رکھا جا سکے۔ ان کی تعداد شہری بہنوں سے زیادہ ہے۔ اس لئے انہیں کوشش کرنی چاہیئے کہ نمائش میں بھی ان کا حصہ ان کی تعداد کی نسبت سے کم نہ ہو۔ بلکہ زیادہ ہی ہو۔ اگر دیہاتی بہنیں خوق اور ہمت سے نمائش کی تیاری میں حصہ لیں گی۔ تو پھر ان کو نمائش دیکھنے کا بھی شوق ہوگا۔ اور اسی طرح بھی نمائش کو تقویت حاصل ہوگی۔

د - ربوہ سلسلہ کا مرکز ہے۔ اور چونکہ یہاں کی لجنات براہ راست لجنہ مرکزیہ کی نگرانی میں کام کرتی ہیں۔ اس لئے اس کو معیاری بنانے کے لئے ابھی سے جدوجہد شروع کر دی گئی ہے۔ لجنات حلقہ جات ربوہ کو چاہیئے۔ کہ وہ اس بارہ میں پورا تعاون فرمادیں

II ممالک بیرون

غیر ممالک کی لجنات نمائش میں پورا حصہ نہیں لیتیں۔ اس سال کوشش ہے۔ کہ وہ بھی پاکستان کی لجنات سے پیچھے نہ رہیں۔ وہ ابھی سے اپنے حالات کے مطابق پروگرام بنا کر تیاری شروع کر دیں۔ اور ہمیں اپنی مساعی سے آگاہ رکھیں۔ دور کے ممالک مثلاً ولایات متحدہ امریکہ مغربی افریقہ و یورپ کی لجنات اور جہاں ابھی لجنات قائم نہیں ہوئیں وہاں کے مبلغین کرام کو چاہیئے۔ کہ کام جلسہ سالانہ سے دو ماہ قبل تیار کر کے اگر بذریعہ بحری گفٹ پارسل یا کسی آنے جانے والے کے ہاتھ بھجوا دیں۔

III لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کا علیحدہ سٹال ہوگا اس طرح اگر ہر بڑی لجنہ اگر مناسب سامان رکھتی ہوئی اور اسے ضرورت کی تو علیحدہ سٹال ہوا دیا جائیگا مناسب ہوگا۔ کہ ان سٹالوں پر کام کے لئے بھی ہر بڑی لجنہ حسب ضرورت تعداد میں اپنی نمائندہ مقرر کر دیں۔ جو لجنہ بھی اپنا علیحدہ سٹال بنانا چاہے وہ بہتر ہے کہ جلدی شعبہ نمائش لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو اطلاع کر دے۔

IV - ہر بڑی سے بڑی اور چھوٹی سے چھوٹی چیز پر بنانے والی کا نام لکھا جائے گا۔ جو چیز فروخت ہو جائے گی اس پر فروخت کی ٹکٹ لگا دی جائے گی۔ اور نمائش کے آخری روز خریدار کو بھجوا دی جائے گی۔

V - نمائش میں امتیاز حاصل کرنے والی بہنوں کو انعامات دیئے جائیں گے۔ تاکہ ان کی حوصلہ افزائی ہو۔ اور تمام لجنات میں مسابقت کی روح پیدا ہو۔

VI - نمائش میں مردوں کے لئے بھی وقت مخصوص کیا جائے گا۔ تا وہ بھی عورتوں کی صنعت کو دیکھ سکیں۔ اور سویٹر۔ رومال۔ جراب وغیرہ وغیرہ اپنی ضروریات کی چیزیں خرید سکیں۔ ممبرات لجنہ اماء اللہ کو سامان برائے نمائش کی تیاری میں اس کو ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ اور مردوں کے ذوق و ضرورت کی اشیاء بھی تیار کرنی چاہیئے۔

تمام صدر صاحبات لجنہ سے درخواست ہے۔ کہ وہ اس سکیم کے پیش نظر اپنے حالات کے مطابق کام کا پروگرام بنائیں۔ اور ابھی سے کام شروع کر دیں۔ کام کے لئے جس قدر سرمایہ کی ضرورت ہو۔ وہ مقامی طور پر مہیا کریں۔ اشیاء کی فروخت پر وہ سرمایہ جو انہوں نے لگایا ہے واپس مل جائیگا۔ سوائے اس کے کہ وہ نہ لینا چاہیں۔ لجنہ کے مجموعی انتظام کے علاوہ انفرادی طور پر جو بہنیں حصہ لینا چاہیں۔ وہ اپنی لاگت بتا دیں اور تحریر کریں کہ وہ یہ رقم لینا چاہتی ہیں۔ یا لجنہ کو ہبہ کرتی ہیں۔

بالآخر گزارش ہے۔ کہ وہ اپنی ہفتہ واری پندرہ روزہ یا ماہانہ رپورٹ میں اس سلسلہ میں اپنی مساعی کی تفصیل دیتی رہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے خاص فضل سے ہمیں شاندار کامیابی بخشے۔ اور ہمیں اپنی رضا عطا فرمائے کہ حقیقی مقصود ہمدردی دینی اور قومی کام کا یہی ہے۔

بیرونی ممالک میں سے انڈونیشیا کے شاندار اور غیر معمولی وعدوں کی اطلاع

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جس طرح پاکستان کی جماعتوں اور ان کے افراد نے تحریک جدید کے چندوں میں اضافہ کرتے ہوئے وعدے حضور کے پیش کئے ہیں۔ اور بعض احباب نے اپنے وعدوں کو ڈبل بھی کر دیا ہے۔ نہ صرف وعدہ ہی ڈبل کیا ہے۔ بلکہ اس کی ادائیگی بھی ابتدائے سال ہی میں حضور کی ہدایت کی تعمیل میں کہ پہلے چار ماہ میں ہی وعدے پورے کرنے آسان ہیں۔ اور کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خود بھی اپنا اسوہ حسنہ پیش فرماتے ہوئے عملاً تحریک و ترغیب دلائی تھی۔ کہ وہ ابتدائی چار ماہ میں ہی ادا کریں۔ احباب ادا کر رہے ہیں۔ کیونکہ پہلے چار ماہ کی میعاد بھی ۳۱ مارچ تک ہے۔ اسی طرح بیرونی ممالک کے وعدوں کے بارہ میں بھی اطلاع ملی ہے۔ کہ احباب نمایاں اضافوں کے ساتھ وعدے کر رہے ہیں۔ ان کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبے سنائے جا رہے ہیں چنانچہ

(۱) امریکن جماعتوں سے ناصر صاحب انچارج کی اطلاع ہے کہ فہرست عنقریب مکمل کر کے ارسال ہوگی۔

(۲) شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ مشرقی افریقہ جو ابھی مرکز ربوہ میں حالات دیکھ کر افریقہ تشریف لے گئے ہیں۔ انہوں نے بعض جماعتوں کا ایک دورہ کیا۔ اور تحریک جدید کے چندے کے بارے میں حالات کے پیش نظر خاص توجہ دلائی ہے۔ اور ان کی اطلاع ہے۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس سال میں مشرقی افریقہ کے وعدے نہایت شاندار اور غیر معمولی اضافوں سے ہوں گے۔ اور فہرستیں جلد بعد تکمیل ارسال ہوں گی مشرقی افریقہ سے بعض احباب کے اپنے وعدوں کی رقوم وصول ہوئی ہیں۔

(۳) ماریشس سے بھی مبلغ کی اطلاع ہے۔ کہ وعدوں کی فہرست تیار ہو رہی ہے۔ جو انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی ارسال ہوگی۔ (۴) انڈونیشیا کے مبلغ مکرم سید شاہ محمد صاحب نے لکھا ہے۔ کہ۔

بعض جماعتوں کا دورہ خاکسار نے کیا ہے اور تحریک جدید کے نئے سال کے وعدے حاصل کئے ہیں۔ اس وقت تک جاکرتا بوگور چی سلاڈی۔ باندونگ۔ گاروت اور پاڈرنگ کی جماعتوں کے تقریباً ستائیس ہزار روپیہ (انڈونیشین) کے وعدے مل چکے ہیں۔ ابھی باقی جماعتوں سے لینے ہیں۔ اور جاکرتا کی جماعت سے بھی مزید وعدے ملنے کی امید ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ وعدہ کرنے والے احباب اور آپ کا بہت بہت شکریہ ہے۔ تمام جماعتوں کی طرف سے اکٹھے وعدے اس مہینہ کے آخر تک انشاء اللہ تعالیٰ ارسال کر سکوں گا۔ امید ہے کہ تمام انڈونیشیا کی جماعتوں کی طرف سے اس سال کے لئے تحریک جدید کے وعدے چالیس ہزار روپیہ کے ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ کوشش اور محنت سے ہو سکتا ہے۔ کہ پچاس ہزار تک پہنچ جائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کو پوری صحت بخشے۔ اور احباب کو بھی توفیق عطا فرمائے کہ وہ بڑھ چڑھ کر اس میں حصہ لیں۔ آمین

(۵) مغربی افریقہ فلسطین اور یورپین ممالک کے مبلغین بھی توجہ فرما کر اپنی فہرستیں مکمل کر کے ارسال فرمائیں۔ اور پھر بیرونی ممالک کی جماعتیں اس کی بھی پوری کوشش فرمائیں۔ کہ ان کے وعدے جلد سے جلد ادا ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے آمین۔

وکیل المال تحریک جدید

قتل مرتد (بقیہ صفحہ ۵)

یہ نظام رسول اللہؐ اور صحابہؓ نے قائم کیا - لیکن جب خلافت ملوکیت میں بدل گئی - تو اسلامی نظام کا یہ نقشہ بھی یکسر بدل گیا - جس میں نظام کی تشکیل بطیب خاطر اور برضا و ثابت ہوتی تھی - اب حاکم و محکوم کی تفریق پھر پیدا ہو گئی - اور [illegible] جبر و اکراہ شروع ہو گیا - ملوکیت کے ساتھ ہی ثنویت (DUAL I SM) بھی آ گئی - اور دین سیاست [illegible] سیاست کے علمبردار - ارباب حکومت [illegible] مذہب کے نمائندے ارکان شریعت - ارباب سیاست نے دیکھا کہ بادشاہ کے خلاف سرکشی کی سزا قتل [illegible] گیا - لیکن ان کے خلاف سرکشی کی کوئی سزا ہی نہیں - [illegible] برداشت ہی نہیں کر سکتے تھے - کہ بادشاہ کو تو [illegible] اختیارات حاصل ہو جائیں - اور ارباب شریعت [illegible] فتوے دینے کے لئے رہ جائیں - انہوں نے سوچا مذہب کے خلاف سرکشی (ارتداد) کی سزا بھی موت ہونی

وضع روایات

چاہیئے - قرآن سے تو اس کی سند مل نہیں سکتی تھی - اس لئے انہوں نے وہی کیا - جو ایسی صورت میں مذہب کے دوسرے گوشوں میں کیا گیا تھا - اس کے لئے آسانی سے چند روایات وضع کیں - اور انہیں منسوب کر دیا - حضور رسالتمآب کی طرف لیجئے! ارباب مذہب کے اختیارات، ارباب حکومت سے بھی بڑھ گئے - آپ شاید دل میں سوچیں کہ ان کے اختیارات - ارباب حکومت سے کس طرح بڑھ گئے؟ یہ بھی سن لیجئے -

اس وقت تک آپ یہی سمجھتے چلے آئے ہوں گے کہ مرتد کے معنی ہیں وہ شخص جو اس امر کا اعلان کر دے کہ میں اسلام کو چھوڑ کر کوئی اور مذہب اختیار کرنا چاہتا ہوں - یعنی مسلمان کے بجائے کافر ہونا چاہتا ہوں - چنانچہ مودودی صاحب نے بھی اپنے مقالہ میں اس امر کی بڑی احتیاط برتی ہے - کہ قارئین کا ذہن اس مفہوم کے علاوہ کسی اور

مرتد کون ہے؟

مفہوم کی طرف منتقل ہی ہونے نہ پائے - لیکن ارباب شریعت کے نزدیک مرتد کی صرف یہی تعریف (DEFINITION) نہیں آپ آئے دن پڑھتے ہوں گے - کہ فلاں صاحب پر کفر کا فتویٰ لگا دیا گیا - اس خبر سے نہ تو آپ پر کوئی خاص اثر ہوتا ہے - نہ اس شخص پر جس پر کفر کا فتویٰ لگتا ہے - بلکہ کفر کے فتووں نے اب مذاق کی شکل اختیار کر لی ہے - لیکن "اسلامی حکومت" (یعنی مسلمان بادشاہوں کی حکومت) میں کفر کا فتویٰ مذاق نہیں تھا - جس پر کفر کا فتویٰ لگ جاتا تھا - وہ مرتد سمجھ لیا جاتا تھا - اور مرتد کی سزا قتل تھی - اس لئے کفر کے فتوے سے سزائے موت واجب ہو جاتی تھی - چنانچہ جس پر کفر کا فتوےٰ لگ جاتا تھا - اس کا خون مباح ہو جاتا تھا آپ فقہ کی کتابوں میں دیکھئے - لمبی چوڑی بحثیں اس موضوع پر ملیں گی - کہ ایک مسلمان کس طرح "عقائد" کے ذرا ذرا سے اختلاف پر کافر (یعنی مرتد) ہو جاتا ہے - (باقی)

طلوع اسلام کراچی مارچ ۱۹۵۲ء

درخواست دعا

میری آپا ایک عرصہ سے بیمار ہے - اور ایک ماہ سے سرگنگا رام ہسپتال میں زیر علاج ہے - احباب دعائے صحت فرمائیں (محمد حمید احمد نعیم)

حقہ اور تمباکو نوشی لغویات سے ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ فرماتے ہیں :-

(۱) "تمباکو کو ہم مسکرات میں داخل نہیں کرتے - لیکن یہ ایک لغو فعل ہے - اور مومن کی شان ہے - والذین ھم عن اللغو معرضون - اگر کسی کو طبیب بطور علاج بتائے - تو ہم منع نہیں کرتے ورنہ یہ لغو اور اسراف کا فعل ہے - اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ہوتا - تو آپ اپنے صحابہ کے لئے کبھی پسند نہ فرماتے" (الحکم ۲۴ مارچ ۱۹۰۳ء)

(۲) "تمباکو کے بارے میں اگرچہ شریعت نے کچھ نہیں بتلایا - لیکن ہم اسے اسلئے مکروہ خیال کرتے ہیں - کہ اگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوتا - تو آپ اس کے استعمال کو منع فرماتے" (البدر ۲۴ جولائی ۱۹۰۳ء)

(۳) "میں حقہ کو منع کرتا اور ناجائز قرار دیتا ہوں - مگر ان صورتوں میں کہ انسان کی کوئی مجبوری ہو - یہ ایک لغو چیز ہے - اور اس سے انسان کو پرہیز کرنا چاہیئے" - (البدر ۲۸ فروری)

انصار اللہ احباب جماعت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس ہدایت کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے - حیرت ہے - کہ موجودہ وقت میں گھی سے زیادہ تمباکو کو فروخت ہوتا ہے - اور لوگ اپنی جان کو جوکھوں میں ڈال کر تمباکو کو خریدتے ہیں - اور اسے استعمال کرتے ہیں حالانکہ شریعت کی رُو سے وہ لغو افعال میں سے ہے - جس سے مومن کو پرہیز کرنا چاہیئے - پیسے دے کر گناہ خریدنے والی بات ہے - فاعتبروا یا اولی الابصار

(نائب قائد انصار مرکزیہ شعبہ تعلیم و تربیت)

بنگالہ زبان کے تبلیغی ٹریکٹ مفت حاصل کریں

"مغربی پاکستان میں مقیم بنگالی دوستوں میں بنگالہ زبان کے تبلیغی ٹریکٹ مفت تقسیم کرنے کے لئے پتہ ذیل سے لٹریچر مفت حاصل کریں"

(خاکسار صلاح الدین ناصر خلف الرشید خان بہادر چوہدری ابو الہاشم خان صاحب مرحوم آف بنگال حال ربوہ)

مہدی انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا نہائت ہی سخت تاکیدی فرمان

"مہدی کے ظہور کی خبر سنتے ہی تم پر فرض ہے - کہ اس کی بیعت میں داخل ہو جاؤ - خواہ برف پر گھٹنوں کے بل چلنا پڑے" مسلم

یہ نہائیت ہی سخت تاکیدی حکم ہے - احمدی جماعت کا فرض ہے - جو غفلت میں پڑی ہوئی دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم پہنچا دے - اس کی آسان راہ یہ ہے - کہ آپ اپنے علاقہ کے تعلیم یافتہ لوگوں سکول لائبریریوں کے پتہ روانہ فرمائیے ہم یہاں سے ان کو مناسب لٹریچر روانہ کر دیں گے -

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد - دکن

---

(۱) مولوی سید اعجاز احمد صاحب مبلغ مشرقی پاکستان

(۲) مولوی ابو الخیر محب اللہ صاحب " " "

(۳) مولوی ممتاز احمد صاحب فاضل " " "

(قائد انصار اللہ مرکزیہ)

انجمن ہائے احمدیہ مشرقی پاکستان کی

اطلاع کے لئے ضروری اعلان

مشرقی بنگال میں بہت ہی کم جماعتوں میں مجالس انصار اللہ قائم ہوئی ہیں - وہاں پر مجالس انصار اللہ قائم کرنے کے لئے مندرجہ ذیل مبلغ صاحبان سلسلہ عالیہ احمدیہ کو لکھا گیا ہے - کہ وہ بسلسلہ تبلیغ جن جماعت میں تشریف لے جائیں - اگر وہاں پر مجلس انصار اللہ قائم نہ ہوئی ہو - اپنے فارغ اوقات میں ذائد از چالیس سالہ عمر کے احباب کو جمع کر کے - مجلس انصار اللہ قائم کرائیں - اور ان ہی میں سے عہدیداران انصار کا انتخاب کرایا جاوے -

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے بھی مبلغ صاحبان کو ہدایات بھجوائی جا چکی ہیں مشرقی بنگال کی جماعتوں کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے - کہ وہ قیام مجالس انصار اللہ کے لئے مبلغین صاحبان کی مدد اور تعاون فرمائیں - اور اگر کہیں مبلغ صاحبان نہ پہنچ سکیں - تو خود ہی حسب قواعد و ضوابط انصار اللہ مجالس انصار اللہ قائم کریں - اور عہدیداران انصار کا انتخاب کرا کے اُن کے اسمائے گرامی منظوری کے لئے مرکز میں بھجوا دیں - مرکزیہ مجلس انصار اللہ کی طرف سے مندرجہ ذیل مبلغ صاحبان کو بطور نمائندہ قیام مجلس انصار اللہ کے لئے مقرر کیا گیا ہے -

(۱) مولوی ظل الرحمن صاحب مبلغ مشرقی پاکستان ۴۴

پاکستان اور بھارت کی کشیدگی دور کرنیکے لئے مسئلہ کشمیر کو حل کرنا ضروری ہے

کراچی ۲۹ مارچ۔ آسٹریلیا کے وزیر خارجہ مسٹر آر۔ جی کیسی کولمبو پلان کی مشاورتی کمیٹی کے اجلاس میں آسٹریلوی وفد کے قائد کی حیثیت سے شریک ہوئے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ کانفرنس بہت مؤثر ثابت ہو رہی ہے۔ "اسٹار" کو بیان دیتے ہوئے آپ نے کہا کہ اگرچہ کولمبو پلان کے بنیادی مقاصد یہ نہیں ہیں کہ اس کے ایشیائی ارکان کی بنیادی حالت کو سدھارا جائے۔ مگر پھر بھی اس سے بہت زیادہ فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔ میری زبردست خواہش ہے کہ مشرق وسطیٰ کے ممالک کے ساتھ بھی اسی طرح دوستانہ تبادلۂ خیالات کا موقع حاصل ہو۔

پلان کا ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ ایک درجن ممالک کے نمائندے ایک جگہ اکٹھے ہوتے ہیں۔ اور انہیں ذاتی واقفیت اور باہمی گفت و شنید کے مواقع ملتے ہیں۔ جس سے دوستانہ مراسم استوار ہوتے ہیں۔ دنیا کا عظیم ترین مسئلہ یہی ہے کہ ایک ملک کے لوگ دوسرے ملک کو سمجھیں۔

مثال کے طور پر اس موجودہ کانفرنس میں مجھے پاکستانی اور دیگر ملکوں کے لیڈروں سے کھل کر بات چیت کرنے کا موقع ملا ہے۔ اور آسٹریلیا جیسے دور افتادہ ملک سے آنے کے بعد مجھے پاکستان، بھارت، سیلون اور چھ ریاسات × دیگر جنوب مشرقی ایشیائی ممالک کے مسائل کو باقاعدہ سمجھنے کا موقعہ ملا ہے۔

کشمیر کے مسئلہ پر مسٹر کیسی نے سٹار کو بتایا کہ ڈاکٹر گراہم کی آئندہ رپورٹ بین الاقوامی اہمیت کی حامل ہوگی۔ ہم دعا کرتے ہیں۔ اور امید کرتے ہیں کہ اس رپورٹ میں ایسی تجاویز موجود ہوں جن کی بناء پر پاکستان اور بھارت اپنی مشکلات کو حل کر کے فوجوں کے انخلاء اور آزادانہ اور منصفانہ رائے شماری کا مرحلہ طے کر سکیں۔ ڈاکٹر گراہم کی سفارشات بہت اہمیت رکھیں گی۔

آپ نے مزید کہا کہ پاکستان اور بھارت کی کشیدگی کو دور کرنے کے لئے مسئلہ کشمیر کا فوری حل تلاش کرنا ہی ہوگا۔ (اسٹار)

اگر تیونس کا مسئلہ سلامتی کونسل میں پیش کرنے پر زور دیا گیا تو برطانیہ فرانس کی حمایت کرے گا

لندن ۲۹ مارچ۔ نیویارک کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ اقوام متحدہ میں عرب ایشیائی مندوبین نے ایک دفعہ پھر تیونس کے مسئلہ پر تبادلۂ خیالات کیا۔ تاکہ اسے اگلے ہفتے سلامتی کونسل میں پیش کرنے کی تیاری کی جائے ـــــ فرانس کے حالیہ اقدامات کے پیش نظر متعدد مندوبین نے اپنی اپنی حکومتوں سے مزید ہدایات طلب کی ہیں ـــــ دریں اثناء پیرس کی اطلاعات مظہر ہیں کہ صلاح الدین کے طونس میں وزیر اعظم مقرر ہو جانے سے فرانسیسی اصلاحات کی بنیادوں پر فرانس اور طونس کی نتیجہ خیز بات چیت کے لئے راستہ ہموار ہو جائے گا۔

لندن میں معلوم ہوا ہے کہ حالیہ فرانسیسی اقدامات کے بعد اعلیٰ سطح پر کوئی بات چیت نہیں ہوئی لیکن اگر طونس کا مسئلہ سلامتی کونسل میں پیش کرنے پر زور دیا گیا۔ تو برطانیہ اپنے مغربی ساتھیوں کی مدد کریگا برطانیہ اس مسئلے کو طونس اور فرانس کا اندرونی مسئلہ قرار دیتا ہے اور اس بات کے خلاف ہے کہ اسے سلامتی کونسل میں پیش کیا جائے۔ اس کا نظریہ ہے کہ متعلقہ ممالک کی باہمی بات چیت سے اس کا فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔ محسوس کیا جاتا ہے کہ سلامتی کونسل میں اس مسئلہ کے پیش ہونے سے ایسے حلقے اس سے ناجائز فائدہ اٹھانے کا موقع تلاش کریں گے۔ جو عربوں کی آزادی کے مخالف متصور ہوتے ہیں۔

مختصر یہ کہ اگر یہ مسئلہ سلامتی کونسل میں پیش ہوا۔ تو برطانیہ مشرق وسطیٰ کی دفاع کے مغربی نکتۂ نظر کے مطابق یقیناً فرانس کی حمایت کرے گا۔ (اسٹار)

طونس کے حالیہ واقعات پر فرانس کے اخبارات کے تبصرے

لندن ۲۹ مارچ۔ پیرس کے اکثر اخبارات میں طونس کے متعلق حکومت کے حالیہ اقدامات کی حمایت کی گئی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس خواہش کا اظہار بھی کیا گیا ہے۔ کہ وہاں جلد از جلد پرامن طور پر مصالحت ہو جانی چاہئیے۔ تاکہ اب بحران کا اثر مشرق وسطیٰ اور دیگر ممالک کی رائے عامہ پر بُرا نہ پڑے۔

پیرس کے سیاسی مبصرین کی رائے ہے کہ ریذیڈنٹ نے سلطان کے دو وزیروں کو گرفتار کر کے محاصرہ کرنے کا جو سخت اقدام کیا ہے اس سے گفت و شنید شروع کرنا بہت زیادہ مشکل ہو گیا ہے۔ بعض وزراء نے اظہار افسوس کیا ہے کہ ایسے سخت اقدامات کرنے کا یہ موقع نہیں تھا۔

پاکستان پارلیمنٹ میں چوہدری ظفر اللہ خاں کی تقریر

الفضل مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۵۲ء میں صفحہ ۸ پر چوہدری ظفر اللہ خاں کی تقریر کا ایک حصہ شائع ہوا ہے۔ چونکہ اس میں ترجمہ اور کتابت کی کچھ غلطیاں رہ گئیں تھیں۔ اس لئے دوبارہ شائع کیا جاتا ہے (ادارہ)

برطانوی سامراجیت کے سامنے سجدہ ریز ہونے کے اعتراض کے جواب میں چوہدری ظفر اللہ خان نے اعلان کیا۔ کہ

"میں کبھی کسی حکومت بادشاہ یا مہاراجہ کے آگے سجدہ ریز نہیں ہوتا۔ سوا شہنشاہوں کے شہنشاہ کے۔ اور چونکہ میں اسی کے سامنے سجدہ ریز ہوتا ہوں۔ اس لئے کسی دوسرے کے سامنے سجدہ ریز نہیں ہوتا"

آپ نے فرمایا کہ

میں نے ہرگز کسی کے پاس کسی عہدے یا مرتبہ کے لئے کبھی درخواست نہیں کی۔ وزارت خارجہ مجھے خود پیش کی گئی۔ اور غیر منقسم ہندوستان کی حکومت میں بھی میرا یہی رویہ رہا ہے۔ کہ میں نے کبھی عہدہ کے لئے درخواست نہیں کی

مجھے اس عزت افزائی کا بجا فخر ہے۔ جو تاریخ پاکستان کے نہایت نازک مرحلہ پر مجھے اس کی حقیر سی خدمت کرنے کا موقع دے کر کی گئی ہے اگر مجھے کہا جائے تو میں اسی وقت استعفیٰ دے دوں گا۔